بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى أَشْرَفِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين، أَمَّا بَعْدُ:

03: کتاب کا مقدمہ۔ حصہ دوم

کن سلفیاً علی الجادۃ، لفضیلۃ الشیخ عبدالسلام السحیمی حفظہ اللہ کے اس پیارے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے اور ہم شیخ صاحب کے مقدمے پر بات کر رہے تھے اور پہنچے تھے شیخ صاحب کے اس قول پر" وقد أمرنا الله بإتباع الصحابة"، آج کی نشست میں یہیں سے درس کا آغاز کرتے ہیں، شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں:"وقد أمرنا الله بإتباع الصحابة واقتفاء أثرهم وسلوك منهجهم" (اور تحقیق بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم صحابہ کرام کی اتباع کریں ان کے نقش قدم پر چلیں اور ان کے منہج کو اپنائیں) "قال تعالیٰ" اس کی دلیل ﴿وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ﴾ (لقمان:15) ((اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اور اتباع کرو اس کی جو میری طرف پلٹتا ہے)۔ اصل میں پچھلے درس میں ہم رکے تھے الطائفۃ المنصورۃ، الفرقۃ الناجیۃ، أھل السنۃ، أھل السنۃ و الجماعۃ اور أھل الحدیث و أھل الأثر، یہ جو نام ہیں ان ناموں تک ہم پہنچے تھے اور یہ کہا تھا کہ سلفی نام کی کیا ضرورت ہے اس کے بعد؟ پھر شیخ صاحب کا یہ قول ہم نے بیان کیا اور یہ پوائنٹ نمبر 11 تھا غالباً پچھلے درس میں، پوائنٹ نمبر 11 میں یہی تھا کہ سلفی نام کی کیا ضرورت ہے؟

پھر شیخ صاحب نے فرمایا" و لکن لما تسمت بعض الطوائف المبتدعة بأهل السنة وهم ليسوا على معتقد أهل السنة والجماعة من هنا تسمّى أهل السنة والجماعة بالسلفيين"(جب بعض اہل بدعت نے اپنا نام اہل سنت رکھ دیا اپنے آپ کو اہل سنت کہلانے لگے تو اس کے باوجود کہ وہ اہل سنت والجماعت کے عقیدے پر نہیں تھے اسی وجہ سے اہل سنت والجماعت نے اپنا نام اہل سنت والجماعت کی بجائے سلفی نام رکھنا شروع کر دیا اور اپنی دعوت پر انہوں نے دعوۃ السلفیۃ کا اطلاق کیا اور اس کی قید لگا دی)" فقيّدوا إتباع الكتاب والسنة بفهم السلف الصالح"(قرآن و سنت کی اتباع کی قید لگائی کہ قرآن اور سنت کی اتباع صرف اور صرف سلف الصالحین کی فہم کے مطابق ہونی چاہیے)۔

کون ہیں سلف صالحین؟" من الصحابة والتابعين ومن تبعهم بإحسانٍ"(صحابہ کرام، تابعین اور ہر وہ شخص جو ان کی اتباع کرتا ہے احسان کے ساتھ)" ممن عرف بتمسكه بالسنة"(یہ بھی قید لگائی شیخ صاحب نے) جو سنت کو مضبوطی سے تھامنے سے معروف ہو)" والإمامة فيها"(اور اہل سنت کے اماموں میں سے ہو)
" واجتناب البدعة والتحذير منها"(اور دوسری طرف بدعت سے اجتناب کرنا اور بدعت سے آگاہی کرنا بھی)۔

12- یہ بارہواں پوائنٹ جو ہے کہ سلفی کون ہے آج کی نشست میں یہاں سے شروع کرتے ہیں۔ سلفی کون ہے اس جملے میں ہمیں پتہ چلتا ہے (شیخ صاحب کے اس جملے میں) کہ سلفی وہ ہے جس کی دعوت دعوۃ السلفیۃ ہے یہ لازمی ہے۔ ہر انسان داعی ہوتا ہے اپنے اخلاق سے وہ دعوت دیتا ہے جیسا کہ اپنے قول اور فعل سے دعوت دیتا ہے اور دعوۃ السلفیۃ جو ہے ہر سلفی اپنے کردار سے اپنے قول اور فعل سے دعوت دیتا رہتا ہے اور اس کی نشانی یا سلفی کون ہے اس کا جواب" إتباع الكتاب والسنة بفهم السلف الصالح"(قرآن اور سنت

کی اتباع صحابہ کرام اور سلف صالحین کی سمجھ کے مطابق)۔یعنی یہ چند نشانیاں ہیں اس شخص کی جو اپنے آپ کو سلفی کہتا ہے اس کے اندر یہ چیزیں ہونی لازمی ہیں:

1-قرآن اور سنت کی اتباع فہم سلف صالحین کے مطابق۔سلف صالحین کون ہیں؟ صحابہ ہیں،تابعین ہیں ومن تبعھم بإحسان إلی یوم الدین،بہترین پہلے تین زمانے(جیسا کہ آگے تفصیل آئے گی)ان کی اتباع یعنی ان کی سمجھ سے ہم نے کتاب اور سنت کو سمجھنا ہے۔

صحابہ اور تابعین تو ہم نے جان لیے اور ہر وہ شخص جو ان کی اتباع کرتا ہے احسان کے ساتھ اس کے ساتھ ایک اور قید بھی ہے کہ جو سنت کو مضبوطی سے تھامنے سے معروف ہو۔کیا مطلب ہے اس کا؟یعنی جو سنت پر قولاً و فعلاً، علماً و عملاً قائم ہو۔یہ نہیں کہ محض دعویٰ ہے کہ فلان سنّی ہے فلان اہل سنت میں سے ہے ایسے نہیں کام نہیں چلے گا بلکہ وہ اپنے قول سے اپنے فعل سے اور اپنے اخلاق سے ثابت کرتا ہے کہ وہ اہل سنت میں سے ہے اور وہ سلفی ہے اور یہ بغیر سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنے سے ممکن نہیں ہے۔

"والإمامة فيها" جب بات اتباع کی کرتے ہیں کہ بعد میں آنے والے اس کی اتباع کریں تو اس کو امام ہونا چاہیے۔امام کس چیز میں ہو گا؟سنت میں امام ہونا چاہیے اسے اور بغیر علم کے امامت ممکن نہیں ہے تو امامت کی بنیاد ہے علم یقینی اور صبر۔امام اسے کہتے ہیں جس کا علم علم یقینی ہو اور صبر کرنے والا ہو۔

پہلا نمبر کیا ہے؟"الكتاب والسنة بفهم السلف الصالح" اور یہ ہم بتا چکے ہیں کہ سلف کون ہیں؟صحابہ، التابعین ومن تبعھم بإحسان إلی یوم الدین۔

2-یہ جو تبعھم بإحسان میں ہے ان میں جو دوسری بات ہمیں شامل کرنی ہے کہ ان لوگوں کو سنت سے مضبوطی تھامے رکھنا اس شخص کی پہچان ہو،اس کا اٹھنا بیٹھنا،اوڑھنا بچھونا،اس کا قول و فعل،اس کے اخلاق

سنت کے مطابق ہوں اسے کہتے ہیں سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنے والا۔ یہ محض دعویدار نہیں ہیں جیسا کہ بعض لوگ دعویٰ تو کرتے ہیں سلفیت کا لیکن حقیقتاً اس سے دور ہوتے ہیں یا قول و فعل میں تضاد ہوتا ہے یا اس کے قول، فعل اور اخلاق میں تضاد ہوتا ہے یا اس کی دعوت کچھ اور ہوتی ہے اور دعویٰ کچھ اور ہوتا ہے تو دعوت اور دعویٰ ایک ہونا چاہیے آپ دعویٰ کرتے ہیں تو اپنی دعوت سے اپنے قول، فعل، اخلاق سے ثابت کر کے دکھائیں۔

اور اسے امام بھی ہونا چاہیے یہ نہیں کہ جو بھی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھتا ہے اور وہ شخص ابھی خود اس لائق نہیں ہے کہ اس کی اتباع کی جائے تو اس کی اتباع نہیں کی جاتی بلکہ اتباع اس کی کی جاتی ہے جو اس کا اہل ہو تو "الإمامة فيها"۔

3- تیسری بات اس میں ہے کہ اسے امامت اہل سنت والجماعت یعنی اہل سنت یعنی سلفیوں کے اماموں میں سے ہونا چاہیے، اہل سنت والجماعت کے اماموں میں سے ہونا چاہیے جیسے امام احمد بن حنبل ہیں، امام مالک ہیں، امام شافعی ہیں یہ آئمۃ الاسلام ہیں ان کی اتباع کی جاتی ہے "بإحسانٍ" جو ان کے بعد میں آنے والے جنہوں نے ان کی پیروی کی ہے جیسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ ہیں، ابن القیم ہیں (رحمہما اللہ)۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ معصوم ہو چکے ہیں ہم یہ کہہ رہے ہیں، پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ اہل سنت والجماعت میں سے ہیں، پھر انہوں نے کتاب اور سنت کو ہمیشہ آگے کیا ہے اپنی خواہشات نفس، عقل ہے، وجد ہے، ذوق ہے جتنے بھی دوسرے راستے ہیں ان کی طرف دیکھا ہی نہیں ہے صرف ایک چیز جانتے ہیں کہ قرآن اور

سنت آگے ہے ہر چیز کے، مقدم کیا ہے۔ پھر سمجھا کیسے ہے؟" بفهم السلف الصالح" ان سے معروف اور مشہور ہے۔اور پھر سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا ان کی نشانی ہے کہ نہیں؟ نشانی ہے۔

اور پھر امامت حاصل کر چکے ہیں کہ نہیں؟ اِمامۃ فی الدین ہے کہ نہیں؟ امامت بھی حاصل کر چکے ہیں۔

4-" واجتناب البدعة والتحذير منها" امامت ایسے ہی نہیں آتی اہل سنت یا کسی سلفی عالم کو جب تک وہ جیسا کہ سنت پر قائم ہے اور اس پر امامت حاصل کر چکا ہے تو اس کی یہ نشانی بھی ہے کہ وہ بدعت سے خود بھی اجتناب کرتا ہے اور دوسروں کو بھی آگاہ کرتا رہتا ہے۔

چار نشانیاں ہو گئی ہیں جس میں پائی جائیں وہ شخص سلفی ہے۔ سلفی کون ہے واضح بات ہے، کیونکہ بعض لوگ سلفیت کی بات تو کرتے ہیں بدعت کی بات تو کرتے نہیں ہیں اہل بدعت سے تحذیر نہیں کرتے بلکہ ان کے خود ان کے ساتھ تعلقات ہوتے ہیں تو ایسے شخص کی سلفیت میں کوئسچن مارک(Question mark)ہوتے ہیں۔

حکمت عملی الگ چیز ہے حکمت عملی کا معنی یہ نہیں کہ آپ ان کو دوست بنائیں آپ کے آنے جانے اور آپ کے حضر و سفر میں آپ کے ساتھی ہوں جس سے آپ پہچانے جاتے ہوں، یہ آپ کے صرف اہل سنت والجماعت صرف سلفی دوست ہونے چاہئیں جو حق پر قائم ہیں ان کے علاوہ وقتی طور پر آپ تعلق بنا سکتے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ نے تعلق کس طریقے سے کرنا ہے یا اہل بدعت کے ساتھ آپ نے کوئی تعلق قائم کرنا ہے۔ دعوت و تبلیغ اور نصیحت کی حد تک جو ہے یہ حکمت عملی ہے یہ مداہنت نہیں ہے یہ مدارات اسے کہا جاتا ہے کہ آپ وقت طور پر اگر تعلق بھی قائم ہوتا ہے تو وہ آپ کے دوست نہیں ہوتے پہچان نہیں ہوتی آپ کے دوست بلکہ آپ کے دوست وہ ہیں جن سے آپ پہچانے جاتے ہیں وہ ہمیشہ اہل سنت والجماعت میں سے سلفی ہوتے ہیں۔

سمجھ میں آئیں کہ نہیں یہ چار چیزیں؟ پھر ریپیٹ(repeat)کرتا ہوں:

1-قرآن اور سنت کی اتباع سلف صالحین کی سمجھ کے مطابق۔

2-سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنے سے پہچانا جائے۔ سنت پر قائم ہے مضبوطی سے قائم ہے، بشر ہے غلطی کبھی ہو جاتی ہے معصوم نہیں ہے لیکن دوبارہ قائم سنت پر ہی ہوتا ہے توبہ کرلیتا ہے جب پتہ چلتا ہے کہ حق کیا ہے تو فوراً اسے اپنالیتا ہے اپنے باطل پر ہٹ دھرمی سے کام لیتے ہوئے قائم نہیں رہتا بلکہ جب پتہ چلتا ہے کہ حق کیا ہے ہمیشہ حق کا متلاشی ہوتا ہے تو "بتمسکه بالسنة"۔

3-تیسرا ہے "و الإمامة فیها"۔

"الإمامة فیها" کس کے لیے ہے؟ جن کی آپ پیروی کررہے ہیں بات اس کی ہو رہی ہے اگر آپ سلفی ہیں اب آپ نے بات کی ہے کہ جس کی ہم نے اتباع کرنی ہے صحابہ ہیں معروف ہیں، تابعین اور ان کے بعد میں آنے والے لوگوں میں ایک اور ایکسٹرا چیز ہونی چاہیے تاکہ پتہ چلے کہ تابعین اور تبع التابعین اور ان کے بعد میں آنے والے لوگوں میں یہ دو چیزیں ہونی چاہئیں "بتمسکه بالسنة" اور "الإمامة فیها"۔

یعنی یہ کافی نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص کسی ایک کو سلف صالحین کے زمانے میں سے اپنا امام بنالے اور اس میں یہ تین چیزیں نہ پائی جائیں۔

کون سی تین چیزیں ہیں جن کی آپ اتباع کرنا چاہتے ہیں؟ "بتمسکه بالسنة"، "الإمامة فیها"، "واجتناب البدعة و التحذیر منها"۔ یہ تین چیزیں کس چیز کے متعلق ہیں؟ جس کی آپ اتباع کررہے ہیں صحابہ کرام کے علاوہ اور پہلی چیز جو ہے وہ "الکتاب والسنة بفهم السلف الصالح"۔

تو اجمالاً دو چیزیں ہیں، تفصیلاً چار ہیں۔ اجمالاً کیا دو ہیں؟ قرآن اور سنت بفہم السلف الصالح یہ پہلی بات ہے۔

اور دوسری بات ہے جس کی آپ اتباع کررہے ہیں اس کے اندر یہ تین چیزیں موجود ہوں۔ جب جس کی آپ اتباع کررہے ہیں تو آپ کے اندر بھی یہ صلاحیت ہونی چاہیے "بتمسکه بالسنة" آپ امام تو نہیں بن

سکتے آپ متبع ہیں امام کے لیکن تمسکبالسنۃ تو حاصل کر سکتے ہیں کہ نہیں؟ بدعت سے اجتناب کر سکتے ہیں کہ نہیں؟اور تحذیر کر سکتے ہیں کہ نہیں علماء کے اقوال پیش کر کے؟

آج کے درس میں پھر واپس آتے ہیں کہتے ہیں "وقد أمرنا الله بإتباع الصحابة"۔

اب جب بات کر چکے ہیں کہ سلف صالحین کون ہیں اب ان کی اتباع کی دلیل کیا ہے کہ ان کی اتباع کرنی ہے؟ان کا فہم ضروری ہے اس کی کیا دلیل ہے؟ تو شیخ صاحب نے کیونکہ یہ مقدمہ ہے اجمالی باتیں ہو رہی ہیں ایک روشنی ڈالی ہے جلدی سے کہتے ہیں "وقد أمرنا الله بإتباع الصحابة"۔ ہمیں حکم کس نے دیا ہے کہ صحابہ کی اتباع کرنی ہے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے یعنی کسی عالم کا حکم نہیں ہے کیونکہ عالم کا قول حجت نہیں ہوتا نا عالم تو عالم ہی ہوتا ہے حجت تو قال اللہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ہمارے لیے حجت ہے اور اجماع حجت ہے، تو شیخ صاحب فرماتے ہیں:

1-"وقد أمرنا الله بإتباع الصحابة"(اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا(کس چیز کا؟) صحابہ کرام کی اتباع کا)۔

2-"واقتفاء أثرهم"(اور اس کا بھی حکم دیا کہ ہم ان کے نقش قدم پر چلیں)۔"واقتفاء أثرهم"نقش قدم پر چلنا۔

3-"و سلوك منهجهم"(اور ان کے منہج کو اپنانا، ان کے منہج پر چلنا)۔

یہ تین چیزیں ہیں اس کی دلیل کیا ہے؟"قال تعالى"﴿وَاتَّبِعۡ سَبِيۡلَ مَنۡ اَنَابَ اِلَيَّ﴾(اس کے راستے کی اتباع کرو جو میری طرف پلٹتا ہے)۔"الإنابة"واپس پلٹنا ہے توبہ سے۔ شیخ صاحب فرماتے ہیں "يقول ابن القيم رحمة الله عليه"(ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں)"وكل من الصحابة منيب إلى الله"(صحابہ کرام میں سے سارے کے سارے اللہ تعالیٰ کی طرف انابت کرنے والے ہیں)"فيجب إتباع سبيله"((اللہ اکبر) تو واجب ہے ان کے سبیل کی اتباع ان کے راستے کی اتباع کرنا)"وأقواله و اعتقاداته

من أكبر سبيله" (اور اس کے قول یعنی جس کا ہمیں حکم دیا ہے اتباع کرنے کا صحابہ کرام ان میں سے ہیں اور اس کا قول اور اعتقاد اس کے سبیل میں سب سے بڑی بات ہے)۔

اتباع صرف عمل کی نہیں کی جاتی بلکہ عمل سے زیادہ قول اور عقیدہ (اعتقاد) ہے ظاہر عمل کافی نہیں ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ٹھیک ہے ظاہر عمل ہی کافی ہے، نہیں! دل کا عقیدہ اور زبان کا قول مقدم ہے العلم قبل القول والعمل، یا نیت جو ہے وہ قول و عمل سے پہلے ہے۔

"والدليل على أنهم منيبون إلى الله تعالى" امام ابن القیم (رحمہ اللہ) کا شیخ صاحب جو یہ أثر نقل کر رہے ہیں ان کا قول نقل کر رہے ہیں اس کی دلیل کیا ہے کہ صحابہ کرام اللہ تعالیٰ کی طرف انابت کرنے والے ہیں اس کی دلیل تو ہونی چاہیے نا! شیخ صاحب فرماتے ہیں "والدليل على أنهم منيبون إلى الله تعالى أن الله قد هداهم" (اور اس کی دلیل کہ اللہ تعالیٰ کی طرف انابت کرنے والے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت دے دی ہے)۔

اب جس کی اللہ تعالیٰ خود گواہی دے دے ہدایت کی اب وہ انابت کرنے والے ہیں کہ نہیں؟ اگر انابت کرنے والے نہ ہوتے رجوع کرنے والے نہ ہوتے پھر ہدایت کہاں سے آئی؟ اور یہ فقہ ہے امام کا دیکھیں (سبحان اللہ) فرماتے ہیں "وقد قال" (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) ﴿وَيَهْدِيٓ إِلَيْهِ مَن يُنِيبُ﴾۔

تو یہ کس نے کہا ہے کہ ہدایت یافتہ وہی ہوتا ہے جو انابت کرتا ہے؟ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ہی فرمان ہے:

﴿وَيَهْدِيٓ إِلَيْهِ مَن يُنِيبُ﴾ (الشوریٰ:13)

(اور اللہ تعالیٰ ہدایت اسی کو دیتا ہے اپنی طرف جو انابت کرتا ہے واپس پلٹتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف)
اس کی دلیل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہدایت دے دی ہے؟ یہ تو پتہ چل گیا ہے کہ جو ہدایت یافتہ ہے وہی انابت کرنے والا ہے اور صحابہ کرام جو ہیں انابت کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ راضی ہے یہ دلیل ہے ہدایت کی دلیل؟ یہ تو رضامندی کی دلیل ہے اس سے بات کی جاسکتی ہے کہ راضی تب ہوا جب ہدایت دی ہے۔ واضح دلیل ہے ہدایت کا لفظ ہے ﴿اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ‏ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ﴾ (الفاتحہ: 5-6) کہاں گیا واضح نہیں ہے؟

ہم دعا میں ہمیشہ مانگتے ہیں نمازوں میں ﴿اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ﴾ ساتھ کیوں فوراً کہتے ہیں ﴿صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ﴾؟ ﴿اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ﴾ کون ہیں؟ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین۔ انبیاء تو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام ہیں ان جیسا کوئی بھی نہیں ہے، صدیقین، شہداء اور صالحین صحابہ کرام اگر نہیں ہیں تو پھر امت میں کون ہو سکتا ہے؟ ان سے بڑھ کر کوئی صدیق، شہید، صالح ہو سکتا ہے؟ (سبحان اللہ)۔ تو صحابہ کرام سر فہرست ہیں، اس سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہدایت دے دی ہے وہ ہدایت یافتہ ہیں۔ کوئی اور دلیل بھی ہے؟

﴿فَاِنۡ اٰمَنُوۡا بِمِثۡلِ مَاۤ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ فَقَدِ اهۡتَدَوْا﴾ (البقرۃ:137)

اب دوسرے جب تک کہ آپ جیسا ایمان نہیں لے کر آتے عقیدہ آپ جیسا نہیں ہوتا وہ ہدایت ہو نہیں سکتے۔ تو جن کی مثال دی جا رہی ہے وہ ہدایت یافتہ نہیں ہیں کیا؟ تو ایک سے زیادہ دلیلیں ہیں اللہ تعالیٰ خود گواہی دے رہے ہیں کہ صحابہ کرام ہدایت یافتہ ہیں صحابہ کرام انابت کرنے والے ہیں۔ اور انابت کرنے

والے کی اتباع کرنی چاہیے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ نہیں ؟ یہ سارے فرمان اللہ تعالیٰ کے فرامین ہیں کہ نہیں کسی عالم کا کوئی قول ہے ؟! علماء نے کیا کیا ہے ؟ان اقوال کو اکٹھا کر کے ایک خلاصہ بیان کر کے ایک قول بیان کیا ہے صحیح ہے یا غلط ہے۔قرآن اور سنت کی روشنی میں جب اس قول کو تولتے ہیں صحیح ہے یا غلط ہے (سبحان اللہ)،تو صحابہ کرام کی اتباع واجب ہے۔

13-پوائنٹ نمبر تیرہ کی بات ہو رہی ہے کہ صحابہ اور سلف کی اتباع کیوں ضروری ہے نوٹ کر لیں۔صحابہ اور سلف کی اتباع کیوں ضروری ہے:

1-کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ان کی اتباع کا،اس کی دلیل ہے ﴿وَّاتَّبِعۡ سَبِيۡلَ مَنۡ اَنَابَ اِلَیَّ﴾ اور انابت وہی کرتے ہیں جو ہدایت یافتہ ہوتے ہیں اور صحابہ کرام ہدایت یافتہ ہیں۔

2-دوسری بات اب شیخ صاحب فرماتے ہیں "وقد رضي الله عن الصحابة" (اللہ تعالیٰ صحابہ کرام سے راضی ہے)۔صحابہ کرام خاص طور پر اور سلف عموماً ان کی اتباع کیوں ضروری ہے ان کے منہج پر چلنا کیوں لازمی ہے یہ بات ہو رہی ہے اس کا جواب کیا ہے ؟

1-اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ان کی اتباع کی جائے،دلیل آپ کے سامنے آگئی ہے۔

2-دوسری بات یا دوسری دلیل کہ اللہ تعالیٰ صحابہ کرام سے راضی ہے شیخ صاحب فرماتے ہیں "وقد رضي الله عن الصحابةوعن من تبعهم بإحسان" (اللہ تعالیٰ صحابہ کرام سے بھی راضی ہے اور ہر اس شخص سے جو ان کی اتباع کرتا ہے احسان کے ساتھ اس سے بھی راضی ہے (سبحان اللہ))۔

برکت دیکھی ہے آپ نے ! بعض لوگ ہوتے بابرکت ہیں (سبحان اللہ) یعنی ان کے علم کی برکت دیکھیں آپ ان کی اتباع کی کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اور ہر وہ شخص جو ان کی اتباع کرتا ہے ان کے راستے کو اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا رضوان ان پر بھی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں"قال تعالیٰ":

﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾(التوبہ:100)

(حفظ،اسے یاد کرنا ہے آیت کریمہ کو حفظ کرنا ہے)اللہ تعالیٰ صحابہ کرام سے راضی ہے اور ہر اس شخص سے جو ان کی اتباع کرتا ہے احسان کے ساتھ، دلیلا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ﴾(اور پہلے لوگوں میں سے جو سبقت لے گئے)۔

ایک تو پہلے لوگ ہیں جو اولین ہیں پھر سابقون بھی ہیں (سبحان اللہ) دونوں کتنے خوبصورت لفظ ہیں۔

"الاوّل" جب بات ہوتی ہے نا بچوں کے امتحانوں کی تو اوّل کی بات ہمیشہ آتی ہے فرسٹ پوزیشن، ہر بندہ چاہتا ہے کہ فرسٹ پوزیشن میں رہے۔امت میں فرسٹ پوزیشن اگر کسی کی ہے تو وہ السّابقونَ الاوّلونَ ہیں، صرف اوّلون نہیں ہیں۔پہلے میں بھی سبقت لے گئے الاوّلون نہیں ہیں صرف (سبحان اللہ) السّابقونَ الاوّلونَ ہیں۔اگر دنیا میں کوئی فرسٹ پوزیشن پر ہے تو یہ ان سے بھی آگے ہیں، بعد میں آنے والے اگر کسی میدان میں آگے بڑھنا چاہتے ہیں تو صحابہ کرام سے آگے جا نہیں سکتے کیونکہ وہ سابقون ہیں وہی اوّلون ہیں۔ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کوئی ان کو کراس کرکے جائے ورنہ السّابقون کیسے ہیں وہ اوّلون کیسے ہیں!

اچھا کن میں سے؟﴿مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ﴾ (مہاجرین اور انصار میں سے)۔

یہ سب سے آگے ہیں، مہاجرین کا ذکر پہلے کیا کیونکہ وہ سبقت لے گئے انصار سے (نہیں!) انصار کا ذکر بعد میں ہے۔

﴿وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ﴾ ((تیسرے نمبر پر)اور جو لوگ ان کی اتباع کرتے ہیں)۔ کس کی اتباع کرتے ہیں؟﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ﴾ میں سے دونوں کی اتباع کرتے ہیں بشر طیکہ احسان کے ساتھ۔

نام کی اتباع نہیں کام کی اتباع ہے، دعویٰ نہیں ہے محض ہم متبع ہیں صحابہ کرام کے ہم محبت کرتے ہیں اتباع کرنے والے ہیں، نہیں ایسے کام نہیں چلتا﴿بِاِحْسَانٍ﴾ بار بار کیوں احسان کی بات ہو رہی ہے ؟ یعنی پر فیکٹ(perfect)طریقے سے جتنی آپ کے اندر طاقت ہے آپ نے وہی انتھک طاقت لگادی ہے اس راستے کی اتباع میں بیچ کا راستہ نہیں ہے پھر﴿لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ﴾(النساء:143)یہ کام نہیں چلتا یہاں پر، سیدھا راستہ ہے اس میں آپ کو بالکل سیدھا چلنا پڑے گا احسان کے ساتھ پر فیکشن (perfection)کے ساتھ۔ نتیجہ کیا ہے؟﴿السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ﴾اور وہ لوگ جو ان کی احسان کے ساتھ اتباع کرنے والے ہیں، نتیجہ﴿رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ﴾۔ دو باتیں ہیں ایک نہیں ہے، نور علی نور﴿رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ﴾(اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے)۔

واللہ یہی کافی ہے کہ دنیا میں کسی کو خوش خبری مل جائے اے فلان ! تجھ پر اللہ تعالیٰ راضی ہے۔ ہماری پوری مسلمانوں کی کس لیے محنت ہے ؟ یہ پانچ نمازیں ہم پڑھتے ہیں با جماعت کس لیے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے پڑھتے ہیں یا مخلوق کو راضی کرنے کے لیے پڑھتے ہیں؟ ہمیں پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو چکا یا نہیں ہمارے اوپر کوئی گارنٹی ہے ؟ ہے کسی کے پاس وارنٹی کارڈ دکھائیں ذرا کس کے پاس ہے پانچ وقت نمازیں پڑھ چکے پھر بھی ہمیں یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو گیا ہے ؟

ہم اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری عبادات قبول فرمائے حسن ظن رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حدیث قدسی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں"أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي"(میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ رہتاہوں)۔

اچھا گمان رکھتے ہیں جب عبادت ہم نے کی ہے قرآن اور سنت کی روشنی میں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت کے مطابق سلف کے راستے کو اختیار کرتے ہوئے تو ہمیں اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ہماری اللہ تعالیٰ عبادات قبول فرمائے گا لیکن گارنٹی ہے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہوچکا ہے ہم سے؟

اچھا ان کے بارے میں کیا کہنا ہے﴿رَّضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ﴾ان جیسا کوئی ہے دنیا میں تو دکھائیں ذرا!

اتنا ہی نہیں صرف آگے بھی ہے دوسرا نور باقی ہے نور علی نور﴿رَّضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ﴾ایک ہے﴿وَرَضُوۡا عَنۡهُ﴾اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اللہ تعالیٰ ان کو بھی راضی کرے گا۔کیسے راضی کرے گا؟﴿وَاَعَدَّ لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ تَحۡتَهَا الۡاَنۡهٰرُ﴾۔کتنے کمال کے لوگ ہیں یہ، یہ قرآن پڑھتے تھے یہ آیتیں پڑھتے تھے خوشخبری بھی سنتے تھے۔

﴿اَعَدَّ﴾ فعل ماضی ہے کہ تیار ہو چکی ہے،ابھی تیاری کرنی نہیں ہے یہ نہیں کہ آگے تیاری ہوگی ابھی جنت بنے گی، نہیں نہیں!﴿وَاَعَدَّ لَهُمۡ﴾(ان کے لیے تیار کردی گئی ہے)۔کیا چیز جنت ہے یا جنّات ہے کیا فرق ہے دونوں میں جنّتان کیا ہے؟ دو ہیں۔یہ کتنی ہیں تین ہیں چار ہیں دس ہیں؟سبحان اللہ ﴿جَنّٰتٍ﴾جنّات ہیں، کتنی ہیں اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

﴿تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ﴾عام جنت باغ کو کہتے ہیں، جنت تو اللہ تعالیٰ کی ایک ہی ہے کوئی شک نہیں جو بڑی جنت ہے اس کے اندر جنّات ہیں (جنت الفردوس ہے، جنت النعیم ہے مختلف جنتوں کے نام ہیں)۔اِن کے لیے کتنی ہیں ایک ہے ؟﴿جَنّٰتٍ﴾۔کیسی جنّات ہیں؟﴿تَجْرِیْ﴾(بہتی ہیں)﴿تَحْتَهَا﴾(ان کے نیچے)﴿الْاَنْهٰرُ﴾(دریااور نہریں)۔

زیادہ تر لوگ گھر پسند کرتے ہیں نہر کے اور دریاؤں کے کناروں پر، سمندر کے کناروں پر۔ جہاں پر بھی دیکھ لیں سب سے مہنگی زمین کہاں پر ہے کورنیش میں ہے نا کیوں ؟کیونکہ سمندر کا جو ایک ویو(view)ہوتا ہے نا بڑا خوبصورت ہوتا ہے۔خوبصورت بلڈنگ ہو پھر اوپر سے ویو(view)سمندر کا دیکھتے ہیں کہ نیلا سمندر ہے اوپر سے نیلا آسمان ہے اور سورج غروب ہو رہا ہو خاص طور پر تو انسان کی ایک جو نفس ہے فطرت سے بہت اچھا لگتا ہے اور جو نفس کی ہے نا یعنی بلندی پر چلی جاتی ہے خوشی کے مارے کہ اتنا خوبصورت نظارا ہے۔

﴿جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ﴾خود نہریں بہہ کر آئیں گی اور جنّتیوں کے ساتھ چلیں گی آپ کو وہاں پر جانے کی ضرورت نہیں وہ خود چل کر آپ کے پاس آئیں گی۔﴿تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ﴾آپ اوپر ہیں وہ آپ کے نیچے ہیں تحت، فوق نہیں ہے۔ اَنہار جمع نہر ہے کہ ایک نہیں ہے ایک سے زیادہ ہیں، ہم ایک کی تمنا کرتے ہیں وہاں پر جتنا دل کرے گا اتنی ہوں گی۔

کب تک رہیں گے ؟ابھی انسان اس دنیا میں کوئی اچھا گھر لیتا ہے تو خوشی میں پتہ ہے ایک چھوٹا سا کالا ڈاٹ لگ جاتا ہے خوشی میں، ڈر کا ایک چھوٹا سا کالا دھبہ لگ جاتا ہے۔ ہر خوشی میں دیکھ لیں آپ جتنا انسان زیادہ خوش ہوتا ہے نا یہ کالا دھبہ بیچ میں آکر اس خوشی میں کدورت پیدا کر دیتا ہے۔ جانتے ہیں کیا ہے ؟ فنا، خاتمہ۔ارے اتنی ساری نعمتیں ارے میں مر جاؤں گا کہاں جائیں گی یہ !ارے اتنی ساری دولت کہاں

جائے گی! ارے یہ ہمیشہ رہے گی میرے پاس پتہ نہیں یہ لذت رہتی ہے کہ نہیں رہتی! پتہ نہیں بیمار ہو جاتا ہوں پھر لذت ہوسکتی ہے کہ نہیں ہوسکتی!

یہ جو سوچ ہے ناشیطانی سوچ جو ہے اور سچ ہے کوئی شک بھی نہیں ہے لیکن یہ وسوسہ جو ہے آپ کی خوشی کو جو ہے ناوہ آگے نہیں بڑھنے دیتا اس کی لمٹ (limit) لگا دیتا ہے اس میں ایک یہ ملاوٹ کر دیتا ہے یوں انسان لمبا سانس لیتا ہے، کاش ہمیشہ کے لیے ہوتی! نہیں؟!

دیکھیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا﴾ نور علی نور کی بات ہو رہی ہے کہ ہمیشہ رہیں گے ﴿خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا﴾ (ہمیشہ کے لیے)۔ کوئی موت نہیں کوئی کمی نہیں روزانہ نعیم بڑھتا جائے گا کم نہیں ہوگا۔ دنیا میں کوئی اس سے بڑھ کر کوئی کامیابی جانتا ہے؟ کیا خیال ہے کوئی کامیابی اس سے بڑھ کر ہے کہیں پر؟

جانتے ہیں کیا بات ہوئی ہے؟ اللہ تعالیٰ اُن سے راضی، وہ اللہ تعالیٰ سے راضی، اُن کے لیے جنتیں ہیں، ایک سے زیادہ ہیں دو سے زیادہ ہیں (جمع ہے) ان کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں، ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

اس سے بڑھ کر کوئی کامیابی ہے؟ کہو نہیں ہے۔ کس نے کہا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (یہی عظیم کامیابی ہے)۔ گریٹ وکٹری (great victory) اگر کوئی جاننا چاہتا ہے تو یہ ہے، نہ دنیا میں مال کمانے کا نام ہے چاہے شہرت سب سے بڑی لے جائیں۔

ایک دفعہ کسی نے ایک میسج بھیجا اس میں دنیا کے امیر ترین لوگ دس گنے ہیں، ایک، دو، اُس کے اتنے بلین ہیں، اُس کے اتنے بلین ہیں، اُس کے اتنے بلین ہیں۔ غالباً سب سے زیادہ میں نے 75 بلین ڈالرز ہیں کسی

کے میرا خیال ہے پھر آخر میں اس میں لکھا ہے بڑی پیاری بات لکھی ہے کہتا ہے کہ سب سے امیر ترین انسان یہ نہیں ہے ایک اور باقی ہے اور وہ وہ ہے جو فجر کی دو سنتیں پڑھتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں فجر کی دو سنتیں کیا ہیں؟ "الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا" (پوری دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے)۔

دو سنتیں فجر کی پڑھ لیں فرض سے پہلے گویا کہ آپ کے اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا کے خزانے قدموں میں رکھ دیئے، دنیا کے پورے خزانوں پر فائز ہو گئے پوری دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے۔ یہ 75 بلین ڈالر ایک شخص کا ہے نا، سارے ملا کر اور دنیا میں جتنے بھی ریال جس کی جیب میں ہیں بینک بیلنس ہے سارا، سارا اکٹھا کر کے دنیا کا سونا، ہیرے جواہرات جو سمندر کی تہہ میں ہیں جو کہیں پر پہاڑوں میں جہاں پر بھی ہیں سب اکٹھے کر کے اس شخص کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرما دیئے ہیں "الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا"۔ ملتے تو نہیں ہیں؟ یہاں تھوڑی ملیں گے وہ تو وہاں ملیں گے نا۔ ہم چاہتے ہیں ہمیں یہیں پر سب کچھ مل جائے اس لیے پھر سستی کرتے ہیں فجر کی نماز کے لیے مشکل سے دو فرض پڑھ لیتے ہیں وہ بھی پتہ نہیں دس مرتبہ سناتے بھی ہیں اور کوشش کرتے ہیں لوگوں کو پتہ چل جائے کہ آج میں نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی ہے لیکن شرم بھی آتی ہے کہ لوگ کہیں گے دیکھو یہ ریاکاری سے کام لے رہا ہے لیکن کسر نہیں چھوڑتے کہیں سے پتہ چل جائے کہ میں نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی ہے کسی ذریعے سے۔

﴿ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ کسی نے کامیابی حاصل کرنی ہے واللہ اس سے بڑھ کر کوئی کامیابی نہیں ہے۔

ہم نہ تو سابقون ہیں نہ ہی اوّلون ہیں، نہ ہی مہاجرین ہیں نہ ہی انصار ہیں یہ تو سبقت لے گئے جن کو اللہ تعالیٰ نے خود چنا ہے اللہ تعالیٰ کا چناؤ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے بعد والے تو ہو سکتے ہیں نا کون؟ اس آیت کریمہ میں ہمارا کوئی حصہ ہے کہ نہیں ہے؟ ہو سکتا ہے یا نہیں ہو سکتا؟ کہاں پر ہے؟ ﴿وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِإِحْسَانٍ﴾ آمین یا ربّ العالمین۔

﴿اتَّبَعُوۡهُمۡ بِاِحۡسَانٍ﴾ آپ نے آخر میں ثواب میں کوئی کمی دیکھی ہے ﴿رَّضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ﴾ سب پر ہے کہ نہیں ﴿وَرَضُوۡا عَنۡهُ﴾ سب کے لیے ہے کہ نہیں؟ کس کے لیے ہے؟

﴿السّٰبِقُوۡنَ الۡاَوَّلُوۡنَ﴾، ﴿مِنَ الۡمُهٰجِرِيۡنَ وَالۡاَنۡصَارِ﴾، ﴿اتَّبَعُوۡهُمۡ بِاِحۡسَانٍ﴾ بھی ان ہی کے ساتھ ہے (سبحان اللہ)۔

اس سے بڑھ کر کوئی خوشخبری ہے اللہ کے بندے ﴿رَّضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ وَاَعَدَّ لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ تَحۡتَهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا‌ ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ﴾!

ان کے درجے کو ہم پا نہیں سکتے، اُس کریم کا کرم دیکھیں کہ ثواب دے دیا اللہ تعالیٰ نے جزا دے دی اللہ تعالیٰ نے۔ اگر جنت میں مراتب ہیں آپ جتنی زیادہ اتباع کے قریب ہوں گے اس لیے لفظ کیا ہے؟ احسان۔ پرفکشن (perfection) بار بار میں کہتا ہوں سو فیصد اتباع ہے گویا کہ آپ کی خواہش نفس ذرّہ برابر بھی نہ ہو خواہش نفس بیچ میں آگئی نا'' یہ تو سلف کا راستہ ہے اس میں یہ بھی کر دیں تھوڑا سا وہ بھی کر دیں''کام نہیں چلے گا، باحسان لازمی ہے اگر وہاں تک پہنچنا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا اگر چاہتے ہیں تو ورنہ عام طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ رضی اللہ عنہم یعنی صحابہ۔ ایسا ہے نا؟! یہاں پر تابعین بھی آگئے، ومن تبعهم بإحسانٍ إلى يوم الدين بھی آگئے ہیں ''تا قیامت''۔

شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں:

''فليس من الإبتداع في شيء أن يتسمى أهل السنة والجماعة ، بالسلفيين'' (یہ ابتداع میں سے نہیں ہے بدعت میں سے ہرگز نہیں ہے کہ اہل سنت والجماعت اپنے آپ کو سلفی کہیں) ''إذ أن مصطلح السلف'' (مصطلح السلف، سلف نام جو ہے لقب جو ہے) ''يساوي تماماً مصطلح أهل السنة والجماعة'' (یہ

جو لفظ ہے لقب ہے سلف کا یہ بالکل برابر ہے سو فیصد جیسا کہ لفظ ہے اہل سنت والجماعت کا)'' ويدرك ذلك بتأمل اجتماع كل من المصطلحين في حق الصحابة''(اور اگر ہم تھوڑا سا غور و فکر کریں صحابہ کرام کے تعلق سے تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ دونوں الفاظ کا صحابہ پر اطلاق ہو سکتا ہے (اہل سنت والجماعت اور سلف))
''فهم السلف الصالح''(وہی سلف الصالحین ہیں)'' وهم أهل السنة''(وہی اہل سنت ہیں)۔

کوئی شخص آج دنیا میں موجود ہے جو ان دونوں میں سے کسی کا انکار کرے؟ بدعتی بھی میرا خیال ہے اس کا انکار نہیں کر سکتے۔ میرے علم کے مطابق سلف (گزرے ہوئے اچھے لوگ) کوئی بدعتی کہتا ہے کہ صحابہ ہمارے سلف نہیں ہیں زبان سے (عمل کی بات نہیں کر رہا میں وہ کچھ اور ہے) مانتے ہیں کہ نہیں مانتے؟ رافضی کو چھوڑیں رافضی تو کوئی اور مخلوق ہیں ان کو چھوڑ دیں آپ اہل سنت کی بات میں کر رہا ہوں اگرچہ ان میں اہل بدعت بھی شامل ہیں رافضیوں کے علاوہ، صحابہ کرام سلف ہیں اور اہل سنت میں سے ہیں۔

تو شیخ صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ سلف کا ٹائٹل جو ہے اور اہل سنت کا ٹائٹل جو ہے بالکل برابر ہے کہ نہیں؟Equal ہے یا اس میں کوئی فرق ہے؟ بالکل برابر ہے۔ کیسے؟ کہتے ہیں صحابہ کرام میں دیکھ لیں آپ سلف بھی وہی ہیں اہل سنت بھی وہی ہیں۔

''فكما يصح لنا القول (سني)''((اب غور کریں ذرا) جیسا کہ ہمارے لیے صحیح ہے کہ ہم اپنے آپ کو سنّی کہیں)'' نسبة إلى أهل السنة''((سنّی کون ہے؟) جس کی نسبت اہل سنت کی طرف ہے یا نسب ہے یہ سنّی) جیسا کہ ہمیں سنّی کہنا جائز ہے کیونکہ ہماری نسبت اہل سنت کی طرف ہے بالکل ویسے ہی)'' يصح لنا القول (سلفي)نسبة إلى السلف لا فرق''(ویسے ہی ہمارے بالکل جائز ہے کہ ہم اپنے آپ کو سلفی کہیں)۔
نسبت کس کی طرف ہے؟ سلف کی طرف ہے۔

صحابہ اہل السنۃ ہیں کہ نہیں؟ہم کہتے ہیں سنّی"نسبة إلى أهل السنة"۔صحابہ سلف ہیں کہ نہیں؟ہم سلفی ہیں نسبت صحابہ کی طرف ہے یا کسی اور کی طرف ہے؟ان کے مخالفین کی طرف ہے دشمنوں کی طرف ہے یا ان ہی طرف ہے بعینہٖ؟تو کیا فرق ہے دونوں میں جب اہل سنت کہنا جائز ہے تو سلفی کہنا جائز کیوں نہیں ہے؟

14-کیا سلفی نام صحیح ہے بدعت کیوں نہیں ہے جواب کیا ہے؟

یہ جواب آ گیا اگر آپ نے اس جواب کو ڈھونڈنا ہے تو آپ کتاب کی طرف آئیں یہ جملہ دیکھ لیں آپ کو جواب مل جائے گا یہی پیرا گراف کہ کیا سلفی نام صحیح ہے؟جواب جی ہاں۔بدعت کیوں نہیں ہے؟ صحیح ہے تو ٹھیک ہے بدعت کیوں نہیں ہے نیا نام ہے؟دلائل پورے آئیں گے،یہاں پر میں نے کہا ہے کہ اجمالی طریقے سے شیخ صاحب نے یہاں پر باتیں کی ہیں تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ واقعی سنّی اور سلفی میں کوئی فرق نہیں ہے اور جو کہتا ہے کہ فرق ہے اب ان پر دلیل لازمی ہے کہ تم بتاؤ کہ فرق کہاں پر ہے۔

شیخ صاحب(حفظہ اللہ)فرماتے ہیں:

"وإنه بعد وجود الفرق"(اور جب فرقے وجود میں آئے)"وحصول الإفتراق"(اور افتراق وجود میں آیا (امت میں فرقے فرقے بن گئے))"أصبح مدلول السلف منطبقاً على من حافظ على سلامة العقيدة والمنهج"(اس وقت یعنی جب فرقے وجود میں آئے افتراق عام ہوا اور امت میں فرقے فرقے بنے"أصبح مدلول السلف"،اب سلف کا مدلول جو ہے وہ کیا ہے اس سے مراد کیا ہوتا ہے)"منطبقاً على من حافظ على سلامة العقيدة والمنهجطبقاً لفهم الصحابة والقرون المفضلة"۔پہلے کون تھا سلفی؟ہر بندہ سلفی تھا جس کی نسبت اہل سنت کی طرف ہے جب تک افتراق نہیں تھا اہل سنت بھی وہی تھے سلفی بھی وہی تھے،جب یہ فرقے فرقے آئے اب ہر بندہ کہتا ہے میں سلفی ہوں ہر بندہ کہتا ہے میں سنی ہوں۔مثال کے طور پر اب سنّی

توسب کہتے ہیں لیکن سلفی کون ہے؟ شیخ صاحب فرماتے ہیں سلفی سلف کا جو مدلول کون ہے؟"من حافظ" (جس نے حفاظت کی)۔

حفاظت تو مال کی کی جاتی ہے اس کی حفاظت کہاں سے آگئی سلفیت کی حفاظت کی جاتی ہے کیا؟سلفیت کی بھی حفاظت کی جاتی ہے اسے محفوظ کیا جاتا ہے۔ حفاظت کیسے کی جاتی ہے؟آپ مال کی کیسے حفاظت کرتے ہیں بچوں کی کیسے حفاظت کرتے ہیں؟اپنے گھر کی کیسے حفاظت کرتے ہیں ہمیں حفاظت کرنی آتی ہے کہ نہیں آتی؟صرف مال کی،گھر کی، بچوں کی،اپنی پوزیشن کی، کرسی کی!

اپنے دین کی حفاظت کرنی چاہیے نا تو دین کی حفاظت کیسے ہو گی شیخ صاحب فرماتے ہیں، تو سلف کا مدلول بالکل مطابق اس کے لیے ہو گا جس نے"من حافظ علی سلامة العقیدة و المنهج"(جو اپنے عقیدے اور منہج کو محفوظ کر دے گا اس کی حفاظت کرتا رہے گا)"حافظ علی سلامة"،پہلے تو صحیح منہج ہے نا صحابہ کرام اور سلف کا راستہ اختیار کر چکا ہے یہ کافی نہیں ہے جب تک آپ اس کی حفاظت نہیں کرتے رہیں گے کیونکہ اب اہل بدعت آگئے بیچ میں نا اب یہ راستہ کاٹنے والے ڈکیت آگئے ہیں جو آپ کو شبہات اور شکوک میں ڈالنے کے لیے چوبیس گھنٹے تیار ہیں، شیاطین الانس آگئے ہیں ان کے ساتھ شیاطین الجن بھی شامل ہیں تو بغیر حفاظت کے کیسے آپ اس راستے پر چل سکتے ہیں؟!

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں"أصبح مدلول السلف منطبقاً علی من حافظ علی سلامة العقیدة و المنهجطبقاً"کیسے حفاظت کرے گا اس عقیدے اور منہج کی؟"طبقاً لفهم الصحابة والقرون المفضلة"(بالکل جیسا کہ صحابہ کرام اور بہترین زمانے کے لوگوں نے سمجھا ہے قرآن اور سنت کو دین کو سمجھا ہے اور اپنا ایک عقیدہ اور منہج بنایا ہے اور اس پر قائم رہے ہیں اس کی حفاظت کرتے رہے ہیں ان کی اتباع کرنے والے کا بھی یہی حال ہو گا(تا قیامت))"ویکون هذا المصطلح السلف مرادفاً للأسماء الشرعیة الأخری"(اور

اب اس وقت اہل بدعت کے آنے کے بعد اب جس کے اندر یہ صلاحیت پائی جائے گی جس کا ذکر کیا گیا ہے ا بمصطلح السلف جو ہے یہ بالکل مرادف ہے سنن میں یعنی وہی نام ہے "للأسماء الشرعية الأخرى" جو پہلے شرعی نام گزر چکے ہیں) "لأهل السنة و الجماعة" (اہل سنت والجماعت کے دوسرے نام ہیں) "و أن الدعوة إلى إتباع السلف أو الدعوة السلفية إنما هي دعوة إلى الإسلام الحق و إلى السنة المحضة" (اور جو دعوت ہے اتباع سلف (دعوت اتباع سلف کی بھی ہے نا دعوۃ السلفیۃ کیا ہے یہی تو دعوت ہے) الدعوۃ السلفیۃ جسے کہا جاتا ہے) "إنما هي دعوة إلى الإسلام الحق" (حقیقتاً ہم کہتے تو ہیں سلف کے راستے کو اپناؤ حق یہ ہے کہ صحیح اسلام کو حق اسلام کو اپناؤ)۔

کیا فرق ہے دونوں میں ؟ اگر صحابہ اور سلف کا راستہ غلط تھا تو پھر اسلام بھی حق نہیں ہے جس پر وہ قائم تھے، یا ان کے بعد میں آنے والے لوگ اس پر قائم رہتے وہ بھی اس کا مطلب ہے حق پر قائم نہیں ہیں لیکن اگر گزرے ہوئے السّابقون الاوّلو نحق پر تھے وہی اسلام حق تھا "ومن تبعهم باحسانٍ" اسی اسلام پر جو حق اسلام تھا قائم تھے تو ان کے بعد میں آنے والے جو وہی راستہ اختیار کرتے ہیں ان کی غلطی کہاں پر ہے وہ اسلام میں حق پر کیوں نہیں ہیں؟ اور پھر یہی دعوۃ السلفیۃ جو ہے دعوۃ اِلی الِاسلام الحق کیوں نہیں ہے کوئی فرق ہے؟ آپ بات کہاں سے کررہے ہیں؟ السّابقون الاوّلون سے بات کا آغاز کیا ہے شیخ صاحب نے وہاں سے۔ آپ یہ ثابت کرکے دکھائیں جو آج کا سلفی ہے جو سچا ہے کن سلفیاً علی الجادۃ کی ہم بات کررہے ہیں سلف کے راستے پر صحیح طریقے سے چلنے والے بنو یہ نہیں کہ اپنا اپنا راستہ اختیار کیا ہے اور دعویٰ کچھ اور ہے کام کچھ اور ہے، نہیں! نام بھی ہے اور اس کے مطابق کام بھی ہے۔

"إنما هي دعوة إلى الإسلام الحق و إلى السنة المحضة" (صحیح اسلام اور خالص سنت جو ہے السنۃ المحضۃ سنت ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راستہ طریقۃ الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) "ودعوة إلى العودة

إلى الإسلام''(اور دعوۃ السلفیۃ میں ایک دعوت ہے اسلام حق کی طرف اور السنۃ المحضۃ کی طرف)۔اس کو نوٹ کرلیں:

1-دعوۃ السلفیۃ کیا ہے؟''الدّعوة إلى اتّباع سلف''اور یہی دعوت اتباع السلف کی دعوت جو ہے''دعوة إلى الإسلام الحق و إلى السنة المحضة''۔

دعوۃ السلفیۃ کیا ہے؟''الدّعوة إلى اتّباع سلف''۔اور پہلے گزر چکا ہے''اتباع القرآن و السّنة بفهم سلف الأمة''اسے اتباع سلف کہتے ہیں۔

2-''الإسلام الحق و إلى السنة المحضة''۔

3-''و دعوة إلى العودة إلى الإسلام كما أُنزِل على النبي صلى الله عليه وسلم''دعوۃ السلفیۃ میں یہ بھی شامل ہے کہ واپسی اسی اسلام کی طرف لوٹنا ہے جو اسلام اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا جس میں کوئی چیز ملاوٹ نہیں کی گئی جو بالکل صاف اور پیور تھا۔

4-''وتلقّاه عنه أصحابه الكرام''اور وہی اسلام حق جو آپ پر نازل ہوا جسے صحابہ کرام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیا ہے براہ راست اسی اسلام کی طرف واپس لوٹنے کی طرف دعوت ہے دعوۃ السلفیۃ۔

یعنی کیا مطلب ہے؟اس کا مطلب ہے کہ کسی عالم کی طرف ہم کسی کو نہیں بلاتے نہ ہی کسی جماعت کی طرف۔آگے بات آئے گی کہ جتنی بھی جماعتیں ہیں جتنے بھی فرقے ہیں، تہتّر فرقے بنیں گے بہتّر فرقے دیکھ لیں آپ جو جہنم میں جارہے ہیں ایک فرقہ جنت میں جائے گا، دونوں میں ایک امتیازی فرق ہے(فہم کی بات نہیں کر رہا میں اس سے ہٹ کر ہے)کہ جتنی بھی جماعتیں اور فرقے ہیں ان کا امیر ہے کہ نہیں؟ جماعت ہے، امیر ہے اور اسی کے لیے توسع اور دشمنی ہے اور اسی کے لیے الولاء والبراء ہے۔

مجھے بتائیں کہ جو سلفی گروہ ہے ان کا امیر کون ہے ایک نام جانتے ہیں؟ کوئی مجھے بتا دے ثابت کر کے دکھائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کوئی ہے؟ تو ہٹ کر ہے نا۔ فرقہ تو یہ بھی ہے لیکن دوسروں سے مختلف ہے کہ نہیں؟ الولاء والبراء جماعت کے لیے ہے، شخص کے لیے ہے یا صحیح منہج اور عقیدے کے لیے جو اسلام حق کی بات ہو رہی ہے؟

اس لیے شیخ صاحب نے یہاں پر صرف اشارہ کیا ہے اس بات کی طرف کہ یہی دعوت ہے واپس لوٹ کر جانا ہے اسی صحیح اسلام اور حق اسلام کی طرف جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا تھا جسے صحابہ کرام نے براہ راست لیا۔

"ولا شك"(اور اس میں کوئی شک نہیں)"أن هذه الدعوة دعوة حق"(اس میں کوئی شک نہیں کہ دعوۃ السلفیۃ ہی دعوت حق ہے)۔

ابھی تک بھی کسی کو شک ہے جو باتیں ابھی تک گزری ہیں کوئی خرابی نظر آئی کسی کو؟ اگر ہے تو بتائیں نا ہمیں بھی ذرا سمجھائیں! کوئی غلطی کوئی خرابی کوئی خلاف دلیل کوئی بات ہوئی ہے تو ہمیں بھی سمجھائیں ہم سمجھنے کے لیے تیار ہیں اگر آپ کو سمجھ نہیں آ رہی تو پھر آپ سمجھیں نا ذرا! ہمیں تو کوئی شک نہیں ہے شیخ صاحب فرماتے ہیں(اور ہمیں بھی الحمد للہ کوئی شک نہیں ہے کسی کو شک ہے تو بتائے حاضرین وسامعین میں سے)۔

"ولا شك أن هذه الدعوة دعوة حق"(حق دعوت ہے)"والإنتساب إليها حق"(جب دعوت حق ہے تو نسبت"و الإنتساب إليها حق"ان کی طرف نسبت بھی حق ہے کہ نہیں)۔

دونوں میں کیا فرق ہے؟ دعوت تو حق ہے لیکن نسبت باطل ہے نسبت جائز نہیں ہے تضاد ہے کہ نہیں contradiction ہے کہ نہیں؟ یا تو کہیں کہ دعوت غلط ہے پھر نسبت بھی غلط ہے، جب دعوت حق

ہے اور پھر اس پر چلنے والے اہل سنت ہیں اور اہل سنت والے کو سنّی کہا جاتا ہے اور وہی سلف ہیں تو سلفی کہنا کیوں جائز نہیں ہے؟

"يقول شيخ الإسلام ابن تيمية رحمه الله"(اب شیخ الاسلام کی بات یہاں پر کر رہے ہیں)"لا عيب" (اس پر کوئی عیب نہیں)"على من أظهر"(جس نے ظاہر کیا)"مذهب السلف"(سلف کے مذہب کو) "وانتسب إليه"(اور اس کی طرف اپنی نسبت کی یعنی اپنے آپ کو سلفی کہا)"أو اعتزى إليه"(یا اس کی طرف لوٹا ہے)"بل يجب قبول ذلك منه"(بلکہ واجب ہے کہ اس سے یہ چیز قبول کی جائے)"فإن مذهب السلف لا يكون إلا حقاً"(کیونکہ مذہب سلف حق کے سوا کچھ بھی نہیں ہے)۔

15-سلف کی طرف نسبت کا کیا حکم ہے؟ یہ پورا جملہ "وإنه بعد و جود الفرق" یہاں سے لے کر ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے قول تک ان ہی جملوں کے اندر اس پیرا گراف کے اندر اس کا جواب موجود ہے اس پر بات ہو چکی ہے (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (03: کن سلفیاً علی الجادۃ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔